ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

عصر حاضر میں محافظت و پہرہ داری کی ضرورت اور عملی اطلاقات: تحقیقی جائزہ

In Contemporary Times, the Necessity and Practical Applications of Protection and Vigilance: A Research Review

☆محمد کاشف

پی ایچ ڈی سکالر شیخ زید اسلامک سنٹر یونیورسٹی آف پنجاب لاہور

☆☆پروفیسر ڈاکٹر محمد عبداللہ

شیخ زید اسلامک سنٹر، یونیورسٹی آف پنجاب، لاہور

Abstract

In the contemporary era, the necessity for protection and vigilance remains paramount, with evolving challenges requiring proactive measures and practical applications. This research study delves into the dynamics of protection and vigilance in modern times, examining their significance, challenges, and practical implications. The rapid pace of technological advancement, coupled with geopolitical complexities and emerging threats, underscores the critical importance of protection and vigilance in safeguarding individuals, communities, and nations. From cybersecurity risks to terrorist threats, the need for comprehensive strategies and vigilant measures has never been greater. Through a systematic analysis of current trends, case studies, and scholarly research, this study explores the various dimensions of protection and vigilance in the contemporary context. It examines the role of technology in enhancing security measures, the importance of intelligence gathering and analysis, and the significance of collaboration among stakeholders. Furthermore, this research investigates the ethical and legal considerations surrounding protection and vigilance, emphasizing the importance of balancing security concerns with individual rights and freedoms. It also highlights the role of education and awareness in fostering a culture of vigilance and resilience within society. In conclusion, this research study provides valuable insights into the ongoing need for protection and vigilance in the modern world and offers practical recommendations for enhancing security measures. By addressing the challenges and complexities of contemporary threats, it aims to contribute to the development of effective strategies for ensuring the safety and security of individuals and communities.

Keywords: Protection, Vigilance, Contemporary Challenges, Security Measures, Practical Applications

تعارف

موجودہ دور میں جب کہ ہر طرف خوف، بدامنی اور انتشار کی فضا قائم ہے۔ معاشرے میں بسنے والا ہر فرد بے یقینی کی صورتحال سے دو چار ہے کوئی نہیں جانتا کہ کسی وقت اسے اپنی زندگی سے ہاتھ دھونے پڑ جائیں ایسی صورتحال میں محافظت و پہرہ داری کی ضرورت اور بھی بڑھ جاتی ہے یہاں انسانی جانوں کے ساتھ کھیلنا رواج بن گیا ہو۔ اپنی حفاظت کو یقینی بنانے کے لئے دشمنوں سے لڑنا بھی پڑتا ہے۔ اور مسلمان ایسی صورتحال میں اپنی حفاظت کے لئے دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں۔

Muslim believe that they have a religious duty to establish and promote life "in the way of Allah" [1]

[1]- Paul. Hiliam, Islamic weapons, warfare, and Amries, New York: The Rosen

انفرادی حفاظت(Individual Security)

بعض لوگ تعلیمات قرآن و سنت سے عدم واقفیت کی بناء پر سرے سے ہی ذاتی حفاظت کے تصور کو نہیں مانتے وہ اس چیز کو توکل کے خلاف سمجھتے ہیں حالانکہ یہ سراسر غلط ہے یہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے کہ مخالفین سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کی حفاظت کی ذمہ داری خود رب ذوالجلال نے لے لی حالانکہ خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس آیت کریمہ کے نزول سے پہلے مختلف موقعوں پر ذاتی حفاظت پر صحابہ کرامؓ کو مامور فرمایا جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ذاتی حفاظت کا تصور خلافِ شریعت ہے نہ خلاف توکل۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

(يَأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ)[2]

"اے ایمان والو اپنے بچاؤ کا سامان کرو"

حدیث مبارکہ میں بھی اپنی حفاظت کرنے کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي، وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي۔[3]

"حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری روزی بھالے کے سائے تلے ہے۔ اور جو میرا حکم نہ مانے اس پر ذلت اور خواری مسلط ہو گی"۔

لوگوں کی ذاتی حفاظت کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیر اندازی سیکھنے اور اس کی مشق کرنے کا حکم دیتے ہیں۔

اس حوالے سے مروی ہے:

مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ، فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا ارْمُوا، وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلاَنٍ قَالَ: فَأَمْسَكَ أَحَدُ الفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكُمْ لاَ تَرْمُونَ؟، قَالُوا: كَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْمُوا فَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ۔[4]

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلے کے کئی لوگوں پر گزرے جو (دو گروہ ہو کر) تیر مار رہے تھے۔ (تیر کی مشق کر رہے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے بنی اسمٰعیل! تیر اندازی کی مشق کیا کرو کیونکہ تمہارے باپ اسمٰعیل تیر انداز تھے۔ اور میں اس گروہ کی طرف ہوتا ہوں یہ سن کر دوسرے گروہ نے کھیل ختم کر دیا۔ آپؐ نے

Publishing Group, 2004, p.9

[2]۔ النسآء 71:4

[3]۔ بخاری، اَبوعبداللہ، محمد بن اِسماعیل، الجامع صحيح البخارى كِتَابُ الجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَابُ مَا قِيلَ فِي الرِّمَاحِ

[4] بخاری، اَبوعبداللہ، محمد بن اِسماعیل، الجامع صحيح البخارى كِتَابُ الجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى الرَّمْيِ، رقم الحدیث:2899

تو انہیں کہا۔ تیر کیوں نہیں چلاتے۔ وہ کہنے لگا کیسے چلائیں آپؐ دوسرے فریق کے ساتھ ہو گئے"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔"اچھا میں تم سب کے ساتھ ہوں۔ تیر چلاؤ(دمشق جاری رکھو)"

اور مسلمان اپنے دین کی خاطر اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔

ذاتی حفاظت کے لیے بلٹ پروف جیکٹ کا استعمال

اپنی حفاظت کے لیے بلٹ پروف جیکٹ استعمال کی جا سکتی ہے اس کے متعلق ارشاد الٰہی ہے۔

(وَ عَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ)۔[5]

"اور ہم نے اسے تمہارے لئے ایک لباس بنانا سکھلا دیا تا کہ وہ تمہاری جنگوں میں تمہارے لئے بچاؤ ہو، تو کیا تم شکر کرتے ہو"

جان ومال کی حفاظت کے لیے نقل مکانی کرنا:

اگر کسی علاقے یا خطے میں حالات اس حد تک کشیدہ ہو جائیں کہ وہاں پر رہنا پر خطر و دشوار ہو جائے تو وہ علاقہ چھوڑ کر کسی پر امن علاقے کی طرف ہجرت کی جائے تا کہ وہاں پر اس کی جان ومال کو تحفظ مل سکے اس کے متعلق ارشاد ربانی ہے۔

(وَ مَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً)[6]

"اور جو شخص اللہ کے راستے میں ہجرت کرے تو وہ زمین میں پناہ لینے کے لئے بہت جگہ اور فراوانی پائے گا"

اللہ تعالیٰ نے ہجرت کرنے والے مسلمانوں کی مدح و توصیف فرمائی اور انہیں بشارتیں بھی دیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(وَ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ)[7]

"اور جن لوگوں نے ظلم کیے جانے کے بعد اللہ (کی راہ) میں ہجرت کی، البتہ ہم انہیں دنیا میں ضرور اچھا ٹھکانا دیں گے اور یقیناً آخرت کا اجر بہت بڑا ہے، اگر وہ جانتے ہوتے"

ذاتی حفاظت کے لیے پہرہ دار کا تقرر

اگر کسی کی جان خطرہ میں ہو یا دشمن کا خوف ہو تو اس حالت میں ذاتی محافظ رکھا جا سکتا ہے اس کا ثبوت ہمیں سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے حدیث مبارکہ میں ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَاءِشَةَ، قَالَتْ: أَرِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقَالَ: لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ، قَالَتْ وَسَمِعْنَا

[5] انبیاء 80:21
[6] النساء 100:4
[7] النحل 41:16

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

صَوْتَ السِّلَاحِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ: يَا رَسُولَ اللهِ جِءْتُ أَحْرُسُكَ. قَالَتْ عَاءِشَةُ: فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ۔[8]

"عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ کی ایک رات آنکھ کھل گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش کہ میرے صحابہ میں سے کوئی ایسا نیک آدمی ہو جو رات بھر میری حفاظت کرے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے اسلحہ کی آواز سنی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے عرض کیا سعد بن ابی وقاص اے اللہ کے رسول میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہرہ دینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خراٹوں کی آواز سنی"

ایک اور حدیث طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے:

صلح حدیبیہ سے واپسی پر حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کو پہرہ دار بنایا گیا اس کے متعلق انہی سے روایت ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: لَمَّا انصَرَفْنَا مِنْ غَزْوَةِ الْحُدَيْبِيَةِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَقُلْتُ: أَنَا. فَقَالَ: إِنَّكَ تَنَامُ، ثُمَّ أَعَادَ: مَنْ يَحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ؟ فَقُلْتُ: أَنَا. حَتَّى عَادَ مِرَارًا، قُلْتُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَأَنْتَ إِذًا، قَالَ: فَحَرَسْتُهُمْ۔[9]

"حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے رات کو واپس آرہے تھے، ہم نے ایک نرم زمین پر پڑاؤ کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری خبر گیری کون کرے گا؟ (فجر کے لئے کون جگائے گا؟) میں نے اپنے آپ کو پیش کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم بھی سو گئے تو؟ میں نے عرض کیا نہیں سوؤں گا، کئی مرتبہ کی تکرار کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ ہی کو متعین فرما دیا، اور میں پہرہ داری کرنے لگا"

اس طرح ذاتی حفاظت کرنے کے لیے کسی کی خدمات لینے کے لیے حضرت بلالؓ کے حوالے سے ابو ھریرۃؓ روایت کرتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ فَسَارَ لَيْلَةً حَتَّى إِذَا أَدْرَكَنَا الْكَرَى عَرَّسَ، وَقَالَ لِبِلَالٍ: اكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَ ۔[10]

---

[8] المسلم، ابو الحسن، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم،كتاب فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ،بَابٌ فِي فَضْلِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ،رقم الحدیث:2410

[9] ابن حنبل، احمد بن محمد، مسند الإمام احمد بن حنبل،مُسْنَدُ الْمُكْثِرِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ،مُسْنَدُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ،رقم الحدیث:3710

[10] ابو داود، سلیمان بن الاشعث بن اسحاق، سنن ابی داود،كِتَاب الصَّلَاةِ بَابٌ فِي مَنْ نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ، أَوْ نَسِيَهَا،رقم الحدیث:435

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خیبر سے واپس ہوئے تورات میں سفر کیا یہاں تک کہ ہم کو نیند آنے لگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخر شب میں آرام کے لیے ایک جگہ اتر گئے اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ہماری حفاظت کرنا آج رات (جاگتے رہنا)"

ان احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ حالت خوف میں اپنی حفاظت کے لیے محافظ و پہرہ دار کی خدمات حاصل کی جاسکتی ہیں اور جو شخص یہ خدمات سرانجام دے گا اس کی بھی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

(وَ مَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا)[11]

"اور جس نے ایک انسان کو بچالیا، تو گویا اس نے سارے آدمیوں کو بچالیا۔"

سدھائے ہوئے جانوروں کا استعمال

سیرت طیبہ سے ہمیں اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ حفاظت کی غرض سے سدھائے ہوئے جانور رکھے جاسکتے ہیں۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ غَيْرَ مَا اسْتَثْنَى مِنْهَا۔[12]

"ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم فرمایا لیکن وہ کتے جن کو اس حکم سے مستثنیٰ فرمایا گیا وہ شکار کے کتے کھیت (کی حفاظت کے کتے) اور جانوروں کی حفاظت کے کتے اور حفاظت اور پہرا دینے والے کتے تھے۔"

عصر حاضر میں بھی اس طرح کے جانوروں کو حفاظتی نقطہ نگاہ سے استعمال کیا جاتا ہے ہم ان کو گھروں کے باہر پہرہ داری کی صورت میں دیکھتے ہیں۔ اسی طرح سکیورٹی ایجنسیوں کے پاس سراغ رسانی کا کام کرتے ہیں اور اس طرح کے جانور خطرات سے پیشگی اطلاع فراہم کرتے ہیں۔

اہل محلہ کی حفاظت

آج کل کے دور میں نفسا نفسی کا عالم ہے کوئی کسی کی مدد کرنے کو تیار نہیں اگر کسی ہمسائے پر برا وقت آجائے تو اس کی بھی حفاظت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑوسی کی حفاظت کے متعلق ارشاد فرمایا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيَحْفَظْ جَارَهُ۔[13]

---

[11] المائدہ 23:5
[12] النسائی، اَبوعبدالرحمن اَحمد بن شعیب، **السنن الصغرى للنسائى، كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ، الْأَمْرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ**، رقم الحدیث 277
[13] ابن حنبل، اَحمد بن محمد، مسند الإمام اَحمد بن حنبل، **مُسْنَدُ الْمُكْثِرِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ، مُسْنَدُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُمَا**، رقم

”حضرت ابن عمر و رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کا اکرام کرنا چاہئے جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے پڑوسی کی حفاظت کرنی چاہئے“

نگران پولیس کا تقرر

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ادارے کی داغ بیل ڈالی۔ جنگ کے زمانے میں اور عام حالات میں ریاست اور صدر مقام کی حفاظت کے لئے ایک پہرہ دار فوج کی ضرورت تھی۔ جیسے کہ بتایا جا چکا ہے کہ اندرونی اور بیرونی دشمنوں سے یہ اسلامی ریاست گھری ہوئی تھی اس صورت میں یہ ضروری تھا کہ جب اسلامی فوج دشمنوں سے مقابلہ کے لئے ریاست سے باہر ہو گی تو ریاست کی حفاظت کے لئے ایک پہرہ دار فوج کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جا سکتا لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ پر تشریف لے جاتے تھے تو شہر کی حفاظت کے لئے ایک پہرہ دار فوج چھوڑ جاتے تھے۔[14]

عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہمیں اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ بازاروں میں باقاعدہ پہرہ دار موجود ہوتے تھے جن کا کام ہر آنے جانے والے مشکوک افراد کو روکنا ہوتا تھا عصر حاضر میں بھی ایسے افراد اس کام پر مامور کیے جا سکتے ہیں جن کا کام لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کرنا ہو۔

ذمی کی جان کی حفاظت

اسلام کے نزدیک ہر انسان کی جان محترم ہے، ناحق کسی کی جان لینا اس کے نزدیک سنگین جرم ہے۔ ذمی کی جان کا احترام بھی لازم ہے۔ وہ شخص سخت گنہگار ہے جس کے ہاتھ کسی ذمی کے خون سے رنگین ہوں۔[15]

اسلامی ریاست کی حفاظت(National Security)

دنیا کی ہر ریاست کی طرح اسلامی ریاست کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے دفاع اور تحفظ کی طرف توجہ دے اور اس کا اہتمام کرے۔

"The ability of a nation to protect its internal values from external threats".[16]

الحدیث:6621

14 نجمہ، راجہ یلیین، عہد نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا بلدیاتی نظم و نسق، کراچی: اسلامک ریسرچ اکیڈمی، نومبر 2008ء، ص161

15 عمری، جلال الدین، سید، مولانا، غیر مسلموں سے تعلقات اور ان کے حقوق، نئی دہلی: مرکزی مکتبہ اسلامی، س۔ن۔، ص222

16 Romm, Joseph. J., Defining National Security, New York: Council of Foreign Relations Press, p6.

اسلامی ریاست پر اگر جنگ مسلط کر دی جائے اور اسے اللہ تعالیٰ کے احکام و قوانین کے تحت زندگی بسر کرنے سے روکنے کی کوشش ہونے لگے تو اسلامی ریاست اس کا مقابلہ کرے گی مخالف قوتیں ایک ہو کر اسے مٹانے پر تل جائیں تو وہ بھی متحد ہو کر اس کا جواب دے گی۔[17]

یہ اسلام ہی تھا جس نے ایک طرف عربی معاشرہ کو مدنی رنگ دیا اور اہل عرب کو نہ صرف ایک وسیع سلطنت بلکہ ایک عظیم تہذیب کا وارث بنا دیا اور دوسری طرف دنیا کو زندگی کی اعلیٰ مادی اور روحانی اقدار سے روشناس کیا۔[18]

امن و امان قائم رکھنے کے لیے دراصل دو محاذوں پر کام کرنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ ایک محاذ اندرونی ہوتا ہے اور دوسرا محاذ بیرونی کہلاتا ہے۔ جب تک ان دونوں محاذوں پر یکساں توجہ نہ دی جائے امن قائم نہ ہو گا اور نہ سلامتی اور تحفظ کی کوئی ضمانت دی جا سکتی ہے۔ اسلام کے عائد کردہ واجبات و فرائض میں انتہائی اہم بلکہ اکثر حالتوں میں ایمان و کفر تک کا فیصلہ کر دینے والا فرض دفاع ہے۔ اگر کسی مسلمان حکومت یا مسلمان آبادی پر کوئی غیر مسلم گروہ حملہ کرے تو دنیا بھر کے مسلمانوں پر شرعاً فرض ہو جاتا ہے کہ وہ مظلوم مسلمانوں کے دفاع کے لیے اٹھ کھڑے ہوں اور اس حکومت اور آبادی کو غیر مسلم قوت کے قبضے سے بچائیں۔ اگر قبضہ ہو گیا ہو تو اس سے نجات دلائیں اور اس کام کے لیے اپنی ساری قوتیں اور کوششیں وقف کریں۔

سرحدوں پر حفاظتی دیوار کی تعمیر

جب مدینہ طیبہ پر دشمن کے حملہ آور ہونے کی خبر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر مدینہ کی حفاظت کی غرض سے خندق کھدوائی۔[19]

جس کی وجہ سے دشمن اپنے مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکا بالکل اسی طرح دشمن سے اپنی ریاست کی حفاظت کے لئے سرحدوں پر حفاظتی دیوار، خاردار تار یا کنٹرول لائن تعمیر کروائی جا سکتی ہے۔ جس کی وجہ سے سرحدوں کی پہرہ داری موثر بنائی جا سکے۔

مخبری و جاسوسی کا نظام

جاسوسی کا فن اتنا ہی قدیم ہے جتنی کہ انسان کی تاریخ۔ پانچ ہزار برس قبل مصریوں کے ہاں ایک اچھی خاصی منظم خفیہ ملازمت موجود تھی۔ اور جاسوسی کے علم کا مطالعہ کئی ایک خفیہ علوم میں سے تھا۔ کہا جاتا ہے کہ شاہ ٹُمٹماس سوم کے عہد میں تھیوسٹ نامی ایک کپتان نے اپنے جاسوسوں کی مدد سے جافر کے شہر میں کوئی دو سو کے لگ بھگ مسلح سپاہی داخل کئے اس نے ان کو آٹے کے تھیلوں میں بند کیا اور شہر کو جانے والی آٹے کی رسد کے ساتھ بھیج دیا۔[20]

وہ فوج جس کے پاس جاسوس نہیں ہیں اُس آدمی کی طرح ہے جس کی آنکھیں ہیں نہ کان۔[21]

---

[17] عمری، جلال الدین، سید، مولانا، غیر مسلموں سے تعلقات اور ان کے حقوق، نئی دہلی: مرکزی مکتبہ اسلامی، س۔ن۔، ص210
[18] چوہدری، مشتاق اے، مسلمانوں کا بلدیاتی نظام، لاہور: پاک عرب علمی فاؤنڈیشن، س۔ن، ص1
[19] ابن کثیر، عماد الدین، ابو الفداء، علامہ، البدایۃ والنھایۃ، مترجم، پروفیسر کوکب شادانی، کراچی: نفیس اکیڈیمی، طبع اول، جون 1887ء، ص:77
[20] قریشی، محمد صدیق، پروفیسر، رسول اکرم ﷺ کی نظام جاسوسی، کراچی: شیخ غلام علی اینڈ سنز، 1990ء، ص13
[21] ایضاً

عصر حاضر میں مسلمانوں کے لئے انٹیلی جنس اہم ترین فرائض میں سے ایک ہے کیونکہ اس کے ذریعے ہم اپنے ملک اور اپنے دین کے استحکام کا باعث بنتے ہیں، اور اپنی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

ہماری تصحیح اور بروقت خبر سے ہی ہماری حکومت آنے والے خطرات سے آگاہ ہوتی ہے اور ان سے صحیح طور پر نمٹنے کے لئے تیار ہوتی ہے۔ ہمیں اپنے اس عظیم فرض میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں برتنی چاہیے بلکہ اپنی جان اور مال تک کی بازی لگانے سے بھی گریز نہیں کرنا چاہیے۔ اپنے ملک کی حفاظت دراصل اسلام کی خدمت ہے، کیوں کہ یہ ملک اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا اور اسی کی بدولت ہمیں آزادانہ طور پر اپنے مذہب اسلام پر قائم رہنے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کا موقع ملا۔[22]

دشمن کے جنگی منصوبوں، ہتھیاروں اور جنگی صلاحیتوں سے بھی باخبر رہنا ضروری ہے تاکہ اس کا موثر توڑ اور دفاع ممکن ہو سکے۔ اس کے لیے مخبری اور جاسوسی کا موثر انتظام کیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس اہم شعبہ کی تنظیم کا ثبوت ملتا ہے۔

مشکوک افراد کی مخبری اور جاسوسی کے لئے عصر حاضر میں انٹرنیٹ کو بھی موثر ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

Bio-Data of civilians in national records could be used for the identification of militants the advanced (GPS) is used for locating the militants.[23]

انٹرنیٹ کی مدد سے مشکوک افراد کا ڈیٹا ڈھونڈنا ان کی لوکیشن معلوم کرنا وغیرہ شامل ہیں۔

آج کے جدید سائنسی دور میں دیگر شعبوں کی طرح جاسوسی کا نظام بھی جدید سائنسی بنیادوں پر ترقی یافتہ اور وسعت پذیر ہو چکا ہے۔ آج ترقی یافتہ ممالک سیٹلائٹ اور مصنوعی سیاروں کے ذریعے مختلف ممالک کی خفیہ سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھے ہوئے ہیں اور ان دفاعی اور جنگی رازوں سے مطلع ہو رہے ہیں۔ اس میدان میں ترقی کر کے ہی ہم دشمن کے عزائم کو ناکام بنا سکتے ہیں۔

دشمن کی افواج، سامان حرب، اسلحہ کی نقل و حرکت اور ان کے صحیح منصوبوں کا سراغ لگانا بڑی مہارت کا کام ہے اس کے بغیر ملٹری آپریشن ممکن نہیں ہوتا اس کام کے لئے حضورؐ نے باقاعدہ پیٹرولنگ سسٹم بنایا اور اسے منظم کیا۔

یہاں پر خود معلومات اکٹھی کرنے کے لیے جاسوسی کی اہمیت ہے ٹھیک اسی طرح دشمن سے اپنے راز محفوظ کرنے کا بھی حکم ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

(وَ فِیْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ) [24]

"اور تمہارے ان کے درمیان جاسوس موجود ہیں۔

ایک اور جگہ ارشاد الٰہی ہے:

[22] فاروقی، ضیاء الرحمن، مفتی، نظام جاسوسی ایک جائزہ اور اس کا شرعی حکم، کراچی: القادر پرنٹنگ پریس، جون 2011ء، ص 145

[23] White, Jonathan R., Terrorism And Homeland Security, Belmont: words worth, 2012,P. 98

[24] التوبۃ 9:47

(يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّم)[25]

"اے مومنو! اپنے علاوہ کسی دوسرے کو رازدار نہ بناؤ۔ یہ لوگ تمہاری بربادی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے اور چاہتے ہیں کہ تم تکلیف میں پڑ جاؤ"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاسوسی نظام کا یہ دستور تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو براہ راست اطلاعات فراہم کی جاتیں اس کی وجہ یہ ہے کہ جاسوسی کے شعبے کو مکمل طور پر اپنے پاس ہی رکھا۔ اس سے ہمیں یہ نکتہ ملتا ہے کہ ہیڈ کوارٹرز کے ساتھ ہی ان اطلاعات کا رابطہ ہونا چاہیے تاکہ درمیان میں کسی بھی جگہ کوئی کڑی ٹوٹ نہ جائے۔[26]

مشکوک افراد کی نگرانی

موجودہ دور میں کسی بھی ناقابل یقین شخصیت کو خواہ اس کا تعلق کسی بھی ملک سے ہو اس کے اپنے ملک میں سر عام گھومنے پھرنے پر پابندی لگائی جانی چاہیے اور اس کی نگرانی کی جانی چاہے تاکہ وہ اپنے کسی فعل سے ملک و قوم کو نقصان نہ پہنچا سکے۔

The procedures for admitting very important persons and foreign nationals into restricted areas should be in your policy manual. Special considerations and coordination with the protocol office are necessary.[27]

ایسے افراد پر نظر رکھنے سے ملک میں موجود جرائم پیشہ افراد کا سراغ لگانے اور ان کی نقصان دہ کارروائیوں سے پیشگی باخبر رہ کر حفاظتی اقدامات کیے جاسکتے ہیں۔

مستعد اور تیار رہنے کا حکم

مسلمانوں کے دشمن ہر وقت موقع کی تلاش میں رہتے ہیں کہ کب یہ لوگ اپنی حفاظت میں ڈھیل کریں تاکہ ہم انہیں غافل دیکھ کر ان پر وار کریں اور ان کو نقصان پہنچائیں۔

اس کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

(وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَ اَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً)[28]

"کافر چاہتے ہیں کسی طرح تم بے خبر ہو جاؤ اپنے ہتھیاروں اور اپنے سے تاکہ تم پر یکبارگی حملہ کر دیں"

دشمن پر رعب و دبدبہ رکھنے کا حکم:

اسلامی ریاست کی حفاظت کے عملی اقدامات میں فریق مخالف پر اپنی برتری ثابت رکھنے کے لئے اس پر اپنا رعب و دبدبہ رکھا جائے۔

اس حوالے سے ارشاد الٰہی ہے:

---

[25] آل عمران 118:3

[26] قریشی، محمد صدیق، پروفیسر، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظام جاسوسی، کراچی: شیخ غلام علی اینڈ سنز، 1990ء، ص 203

[27] Fennelly, Lawrence J., Effective physical security, Waltham: Library of congress cataloging-in- publication data. P. 261

[28] النساء 102:4

(یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَ لْیَجِدُوْا فِیْكُمْ غِلْظَةً وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ)[29]

"اے اہل ایمان! اپنے نزدیک کے (رہنے والے) کافروں سے جنگ کرو اور چاہیے کہ وہ تم میں سختی یعنی محنت و قوت جنگ معلوم کریں اور جان رکھو کہ خدا پرہیز گاروں کے ساتھ ہے"

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

(فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِیْرًا)[30]

"کافروں کی اطاعت مت کرو اور پوری قوت کے ساتھ ان سے جہاد کرو"

اسلامی ریاست کے دشمنوں سے جنگ کی جائے تاکہ ان کی طاقت میں کمی واقع ہو جس کی وجہ سے ان کا زور ٹوٹ جائے جو وہ جنگ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اس سے بھی مسلمانوں کی حفاظت ہو جائے۔

اس کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

(وَ قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ)[31]

"اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں اور زیادتی مت کرو، اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا"

دفاعی میدان میں خود کفالت

کسی بھی میدان میں کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ اس میدان میں کمال درجے کی مہارت موجود ہو جب ہم اس پہلو کو ریاست کی حفاظت کے تناظر میں دیکھتے ہیں تو ہمیں اس بات کی اشد ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ ریاست کی حفاظت کے لیے دفاعی میدان میں خود کفالت حاصل کی جائے تاکہ ضرورت کے وقت کسی کی طرف دیکھنے کی بجائے خود ہی اپنی دفاعی ضرورت کو پورا کیا جاسکے۔

اس حوالے سے اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

(وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَیْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِیْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ یَعْلَمُهُمْ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُوَفَّ اِلَیْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ)[32]

"اور تم لوگ، جہاں تک تمہارا بس چلے، زیادہ سے زیادہ طاقت اور تیار بندھے رہنے والے گھوڑے ان کے مقابلہ کے لیے تیار رکھو تاکہ اس کے ذریعہ سے اللہ کے اوپر اپنے دشمنوں کو اور ان دوسرے اعداء کو خوف زدہ کردو

---

[29] التوبہ 123:9

[30] الفرقان 52:25

[31] البقرۃ 190:2

[32] الانفال 60:8

جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے۔ اللہ کی راہ میں جو کچھ تم خرچ کرو گے اس کا پورا پورا بدل تمہاری طرف پلٹایا جائے گا اور تمہارے ساتھ ہر گز ظلم نہ ہو گا"۔

آج کا دور سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ آج نہ صرف ہم فوجی سازوسامان کی تیاری بلکہ دیگر تمدنی لوازم بھی سائنس اور ٹیکنالوجی کی مرہون منت ہیں اور اس میدان میں کسی ملک اور قوم کا محتاج ہونا اور دوسروں کا دست نگر بنے رہنا اس کی سیاسی غلامی سے بھی زیادہ بدتر ہے کیونکہ اس صورت میں اپنی ضروریات کی فراہمی کے لیے بڑی طاقتوں کا دست نگر بن کر ان کی من مانی شرائط کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ مقصد بھیک کے چند ہتھیاروں کو جمع کرنے سے حاصل نہیں ہو سکتا اس کے لیے بذات خود جدوجہد اور خود کفیل بننے کی ضرورت ہے تاکہ بڑی طاقتوں کے چنگل سے نکل کر ایک آزاد اور خود مختار قوم کی حیثیت سے زندہ رہ سکیں۔

جنگی ہتھیاروں کی فراہمی اور سامان خورد و نوش کی سپلائی کو خاصی اہمیت حاصل ہوتی ہے اور کوئی سپہ سالار اس سے صرف نظر نہیں کر سکتا فریق مخالف کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ دشمن کی سپلائی لائن کاٹ دے تاکہ اس کے حوصلے پست ہو جائیں اور ہتھیار ڈال دے، یہ حقیقت اور ضرورت نگاہ نبوت سے اوجھل نہ تھی اگرچہ ریاستی وسائل اس بات کی اجازت نہیں دیتے تھے کہ عساکر اسلام کو ملنے والی امداد نہ صرف وافر مقدار میں ہو بلکہ یہ اعلیٰ معیار کی حامل بھی ہو تاہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے محدود مالی وسائل کے پیش نظر ممکن حد تک سپلائی لائن میں کوئی رکاوٹ نہ آئی۔[33]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ ہم اپنے ملک کو اسلحہ میں اس حد تک خود کفیل بنائیں کہ دوسروں کے محتاج اور دست نگر نہ رہیں اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ جنگی سامانوں کی خریداری کے بجائے خود اس صنعت کے سیکھنے اور اس میں مہارت حاصل کرنے کو مناسب خیال فرمایا۔ آج کے دور میں بھی وہی ملک محفوظ و مستحکم ہے جس کے پاس اپنی حفاظت کی غرض سے بڑی تعداد میں دفاعی سازوسامان موجود ہے۔

نوجوانوں کی جنگی تربیت

ملک کے دفاع کو مضبوط کرنے کے لئے نوجونوں کو لازمی فوجی تربیت بھی ضروری ہے۔ ملک کے تمام بالغ افراد پر مشتمل ایسی ریزرو فوج ہونی چاہیے جو جدید ہتھیاروں کو بخوبی استعمال کر سکتی ہو اور امن و جنگ میں ملک کے دفاع کی صلاحیت رکھتی ہو۔ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے ریاست مدینہ میں فوج کا کوئی مستقل اور علیحدہ ادارہ موجود نہ تھا بلکہ ہر ایک مسلمان کے لیے اسلامی مملکت کا دفاع فرض تھا۔ اور جوانوں کے لیے فوجی تربیت ضروری تھی، گھوڑ سواری، تیر اندازی، نیزہ بازی اور شمشیر زنی کی مشقیں ہوتی تھیں مسلمان اسے اپنا دینی فریضہ سمجھ کر فنون حرب میں مہارت حاصل کرتے اور جہاد میں شریک ہوتے تھے۔

اسلامی سرحدوں کی حفاظت

کسی بھی ریاست کی حفاظت بقاتب ہی ممکن ہے جب اس کی سرحدیں محفوظ ہوں گی اسی لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی ریاست کی سرحدوں کی حفاظت کرنے کا حکم دیا اور اس کی فضیلت بھی بیان کی۔

---

[33] القادری، محمد طاہر، ڈاکٹر، سیرۃ الرسول ﷺ، لاہور: منہاج القرآن پبلیکیشنز، طبع ششم، 2001 اپریل، ص 7

حدیث مبارکہ میں ہے:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ۔[34]

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن (اسلامی سرحدوں کی) حفاظت کرنا دوسرے ہزار دنوں سے بہتر ہے جو گھروں میں گزرے ہوں۔"

اس حدیث طیبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دن اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرنا ہزاروں دنوں سے بہتر ہے جو کہ گھروں میں معمول کے کام کاج میں گزارے جاتے ہیں۔"

اسی طرح ایک اور حدیث مبارکہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ۔[35]

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن (اسلامی سرحدوں کی) حفاظت کرنا دوسرے ہزار دنوں سے بہتر ہے جو گھروں میں گزرے ہوں۔"

عصر حاضر میں بھی ریاست کی سرحدوں کے محافظ بڑی اہمیت کے حامل ہیں فوج کے وہ نوجوان جو مشکل ترین حالات میں بھی سرحدوں پر دشمن کے خلاف محاذ آرا ہوتے ہیں انہی کی بدولت ریاستوں کا وجود قائم ہے۔

غیر مسلم ممالک سے تعلقات

غیر مسلم ممالک سے تعلقات کا پہلو ریاست کی حفاظت میں نہایت اہمیت کا حامل ہے ان ممالک سے تعلقات برابری کی سطح پر استوار کیے جائیں سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں اس کی واضح مثالیں ملتی ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر قبائل سے معاہدات کیے۔ اس پہلو سے مختلف قبائل اور مذہبی گروہوں کے درمیان تعاون کا معاہدہ بھی کہا جاسکتا ہے۔[36]

اس حوالے سے ڈاکٹر حمید اللہ فرماتے ہیں:

حالت جنگ اور حالت امن میں غیروں کے ساتھ ہمارے تعلقات۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت امن کے صرف چند مہینے ملے اور اس کے بعد یہ جنگ پیش آئی۔ انٹرنیشنل لاء کا دوسرا جز یعنی حالت جنگ کے قوانین کیا ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل سے ہمیں اس کی نظیر ملنے لگتی ہیں۔[37]

---

[34] الترمذی، ابو عیسی، محمد بن عیسی، الجامع الکبیر سنن الترمذی، أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْجِهَادِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمُرَابِطِ، رقم الحدیث، 1467

[35] ایضاً

[36] عمری، جلال الدین، سید، مولانا، غیر مسلموں سے تعلقات اور ان کے حقوق، نئی دہلی: مرکزی مکتبہ اسلامی، س۔ن۔، ص273

[37] حمید اللہ، ڈاکٹر، خطبات بہاولپور، اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، طبع یازدھم، 2007ء، ص123

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

مسلم ممالک سے دفاعی معاہدے

مغرب کی سازشوں کے نتیجہ میں آج عالم اسلام منتشر ہے وہ اپنی دفاعی ضروریات کے پیش نظر طاقتور غیر مسلم ممالک سے دفاعی معاہدے کرنے پر مجبور ہے اور وہ ان کی صفوں میں انتشار پیدا کر کے اور باہم لڑا کر ان کے وسائل کو بے دردی سے لوٹ رہا ہے۔ اگر مسلمان ممالک متحد ہو کر باہمی دفاعی معاہدے کریں اور اپنے وسائل کا درست استعمال کریں یعنی مسلمانوں کی قوت وطاقت بڑھانے پر صرف کریں تا کہ ان کی حفاظتی ضرورتیں پوری ہو سکیں تا کہ دشمن مرعوب ہو کر مقابلہ کی ہمت ہی نہ کر سکے۔ اس طریقے پر عمل کر کے مسلمان ممالک ایسی بالادست پوزیشن حاصل کر سکتے ہیں کہ ان کے مقابلے میں حریف ممالک کی شوکت و قوت ختم ہو کر رہ جائے اور وہ مسلم ممالک کی پالیسیوں اور فیصلوں کو نظر انداز کرنے کی جرات نہ کر سکیں۔

جدید ٹیکنالوجی کا حصول

جب سے انسان خلائی دور میں داخل ہوا ہے اور آسمانوں پر کمندیں ڈالنی شروع کی ہیں نت نئے انکشافات اور دریافتیں ہو رہی ہیں۔ چاند کی تسخیر کے بعد زہرہ، مشتری اور مریخ کی باری آئی بلاشبہ دور جدید سائنس و ٹیکنالوجی اور دریافتوں کا دور ہے اور انسان اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی صلاحیتوں سے حیرت انگیز کارنامے انجام دے رہا ہے۔

We were too busy, keeping up with past-changing security technology. [38]

ٹیکنالوجی کے موجودہ دور میں تمام دنیا کے ممالک اعلیٰ ٹیکنالوجی حاصل کرنے کی تگ ودو میں لگے ہوئے ہیں تا کہ تمام شعبہ ہائے زندگی میں ممتاز مقام حاصل کر سکیں، آج کی دنیا میں طاقت سب سے اہم فیکٹر ہے۔ ترقی یافتہ ممالک جنگی ٹیکنالوجی کے ذریعے طاقت کا توازن اپنے حق میں کئے رکھنے اور دیگر ممالک کو مختلف انداز سے خود سے کمزور رکھنے کی پالیسی پر عملدرآمد کرتے ہیں، زمانہ ماضی میں جنگیں افواج کی تعداد اور مال و اسباب کی بنیاد پر لڑی جاتی تھیں لیکن دور جدید میں یہ صورتحال یکسر بدل چکی ہے۔ آج کل کم افواج اعلیٰ ٹیکنالوجی کے سبب تعداد میں زیادہ فوج پر برتری حاصل کر لیتی ہیں اور بھاری فوج کے باوجود کم تر ٹیکنالوجی کی حامل افواج سے شکست سے دوچار ہو جاتی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ:

(كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً)[39]

"اور کئی دفعہ ایسا ہوا کہ ایک چھوٹی جماعت اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر غالب آگئی"

جدید ٹیکنالوجی میں ریڈار پہرہ دار کے فرائض سرانجام دیتا ہے اس کی مدد سے ہر مشکوک چیز کی نگرانی کی جاتی ہے۔

> Almost all nations have concerns about people entering their country either to live/work there or smuggle in illegal goods. At official border crossings, substantial fences and formal security controls provide adequate protection, however in

---

[38]. Sanneweld, Charles A.,Effective security management, London: British library 2014,p-17

[39]البقرة249:2

remote areas, the cost of providing and maintaining effective physical barriers is excessive. The Blighter radar can be used as the primary detection sensor for long-range remote surveillance platform where the Blighter radar's ability to detect slow moving targets, even in complex mountainous terrain, makes it ideal solution for the remote surveillance and detection of vehicles, people and even crawlers to cross borders illegally. [40]

اسی طرح میٹل ڈیٹکٹرز بھی حفاظتی نقطہ نظر سے نہایت اہمیت کے حامل ہیں یہ بھی ایک قسم کے پہرے دار ہی ہوتے ہیں۔

The metal detectors are also used for the detection of explosive material in most public place to avoid large harms by explosion. Metal detectors work by transmitting an electromagnetic field from the search coil into the ground. Any metal objects (targets) within the electromagnetic field with become energized and retransmit an electromagnetic field of their own. The detector's search coil receives the retransmitted field and alerts the user by producing a target response. Minilab metal detector is capable of discriminating between different target types and can be set to ignore unwanted targets.[41]

میٹل ڈیٹکٹرز کی مدد سے مشکوک افراد کو روکا جاتا ہے جو کسی بڑے حادثے کا سبب بن سکتے ہیں۔ یہ عصر حاضر میں پہرہ دار کے متبادل کے طور پر استعمال ہو رہے ہیں۔

ٹیکنالوجی کی برتری کی اس دوڑ میں کامیابی یا ناکامی کا انحصار دفاعی نظام میں جدید ٹیکنالوجی کے استعمال پر ہوتا ہے۔ دشمن کی فوج کی نقل و حرکت اس کی صحیح تعداد اور اس کی اسلحے کی نوعیت کا جاننا انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ اس قسم کے حساس معاملات کی معلومات کے حصول کے لئے دور جدید میں جاسوسی بھی اہم ترین شعبہ کا مقام حاصل کر چکی ہے۔ یہی وجہ ہے جاسوسی کے میدان میں بھی جدید ترین ٹیکنالوجی اور دفاعی ایجادات کو زیادہ سے زیادہ ترقی دینے کے لئے تحقیقی عمل جاری ہے۔ موجودہ دور میں جو تحقیقات روبہ عمل ہیں ان میں۔

۱۔ اسٹیلتھ ٹیکنالوجی
۲۔ خلاء سے جاسوسی
۳۔ ڈیٹا انفار مشین

[40] Worley, Mavvin L., New Development in Army weapons, Tactics, organization and Equipment, Pennsylvania: stackpole company, 23 Nov 2011, p.151

[41] ایضاً

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

۴۔ نگران کیمرے وغیرہ شامل ہیں۔[42]

حاصل بحث

عصر حاضر میں بدامنی اور انتشار کے پیش نظر ہر فرد یہ حق رکھتا ہے کہ اس کی جان ومال محفوظ ہوں اس لیے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اسے اپنی حفاظت کے لیے محافظ وپہرہ دار رکھنے کی اجازت دی گئی ہے اور اپنی حفاظت کے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں، اہل محلہ اور یہاں تک کہ اپنی ریاست کی حفاظت کے لیے تمام وسائل بروئے کار لاتے ہوئے عملی اقدامات کرنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ ایک پر امن معاشرہ وجود میں آسکے جس میں لوگ بے خوف وخطر پر سکون زندگی گزاریں اور ایک ایسی ریاست قائم ہو جو ہر قسم کے اندرونی اور بیرونی خطرات سے محفوظ ہو۔ یہ بات بالکل غلط ہے کہ حفاظتی اقدامات کرنا توکل علی اللہ کے منافی ہے بلکہ دین اسلام حتی الامکان حفاظتی اقدامات کرنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ذاتی حفاظت کے لیے اسلحہ رکھا جاسکتا ہے بلٹ پروف جیکٹس استعمال کی جاسکتی ہیں، محافظین کو سکیورٹی پر مامور کیا جاسکتا ہے، سدھائے ہوئے جانوروں کا استعمال بھی کیا جاسکتا ہے۔جب کسی علاقہ یا خطے میں حالات پر امن نہ رہیں بلکہ انتشار اور خوف وہراس کی فضا قائم ہو تو ایسی صورتحال میں اپنی جان ومال کی حفاظت کی غرض سے نقل مکانی بھی کی جاسکتی ہے۔شہریوں کی جان ومال کی کی حفاظت کرنا ریاست کے فرائض میں سے ہے کہ وہ ایسے اقدامات اٹھائے جن کے ذریعے لوگ بے خطر زندگی گزاریں عصر حاضر میں ریاست مدینہ کی طرز پر گلیوں اور محلوں پر پہرہ دار مقرر کیے جاسکتے ہیں۔ریاست کی سرحدیں جتنی محفوظ ہوں گی اسی کے شہری بھی اتنے ہی پر سکون ہوں گے کسی بھی ملک کی سرحدیں محفوظ بنانے کے لئے سرحدوں پر پہرہ دار فوج بٹھائی جاتی ہے اور حفاظتی دیوار یا کنٹرول لائین تعمیر کروائی جاتی ہے۔اور مزید یہ کہ جدید ٹیکنالوجی کا حصول، دفاعی میدان میں خود کفالت حاصل کی جاتی ہے تاکہ دشمن کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملا کر ریاست کی حفاظت یقینی بنائی جاسکے۔

[42] فاروقی، ضیاء الرحمن، مفتی، نظام جاسوسی ایک جائزہ اور اس کا شرعی حکم، کراچی: القادر پرنٹنگ پریس، جون 2011ء، ص28تا30